ابو سعید حنیف احمد محمود۔ برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت اللہ تعالیٰ
وقت 5-7 منٹ

”متاعِ آسمانی“

(انعاماتِ الٰہی و شکرِ خداوندی)

(تقریر نمبر7)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّکُمۡ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ وَلَئِنۡ کَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ (ابراہیم:8)

یعنی جب تمہارے ربّ نے یہ اعلان کیا کہ اگر تم شکر ادا کروگے تو مَیں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا اور اگر تم ناشکری کروگے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔

کہاں تک حرص و شوقِ مالِ فانی!
اُٹھو ڈھونڈو! متاعِ آسمانی

معزز سامعین! آج مجھے حضرت مسیح موعودؑ کے اوپر پڑھے گئے شعر میں موجود الفاظ ”متاعِ آسمانی“ پر لب کشائی کرنی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ میری ساتویں تقریر ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے انعامات، فضل اور اس پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کی بات کروں گا۔ یہ بات یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں پر جو نعمتیں اُترتی ہیں یا اُتاری جاتی ہیں اور اِن پر بندے جو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ یہ انسان اُسی وقت کرتا ہے جب خدا تعالیٰ اُسے توفیق دیتا ہے۔ جب توفیق خدا دیتا ہے تو یہ متاعِ آسمانی ہی ہے۔ کیونکہ متاعِ آسمانی وہ الٰہی خزانے ہیں۔ جس میں اعلیٰ اخلاقی اقدار اور دُکھی انسانیت کی خدمت ہے۔ اس کی تائید اُس منظوم کلام سے ہوتی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے ”آمین“ کے عنوان کے تحت لکھی۔ اس کے تمام اشعار ہی کسی نہ کسی رنگ میں انعاماتِ الٰہی پر شکر خداوندی پر مشتمل ہیں۔ بلکہ اس منظوم کلام کا آغاز بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری پر ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

خدایا اے میرے پیارے خدایا
یہ کیسے ہیں ترے مجھ پر عطایا

اور اپنی اولاد کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی عطا قرار دے کر اس نعمت پر بار بار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے۔ وہ قرآن کریم کی نعمت سے جو بار آور ہوئے ہیں اُس پر شکریہ ادا کیا ہے۔ پھر دشمنوں کے مقابل پر اپنی حفاظت اور جماعت کی ترقیات و فتوحات پر جو صرف اور صرف خدا کی دین ہے اس پر بار بار فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ کہنا بھی شکرِ الٰہی کے زُمرے میں آتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک پر اچھی صحت کے حوالے سے، اچھی جاب ملنے کی صورت میں، اچھی بیوی ملنے پر اور بیوی کو اچھا خاوند ملنے پر، نیک، صالح اور پڑھی لکھی اولاد ملنے پر، قابلِ قدر والدین کی صورت میں اور روحانی معنوں میں نیک، صالح اور اسلامی اطوار والا وجود بننے پر، نمازی، قرآن کریم پڑھنے، پڑھانے نیز تسبیحات و درود پڑھنے پر الحمد للّٰہ ربّ العلمین کا ورد کرنا اور شکرِ الٰہی کے دیگر طریق کو اپنانا ایک متاعِ آسمانی ہے۔ خدا کی عنایات میں سے ایک عنایہ ہے۔ جس کی قدر کرنا بہت ضروری ہے اور زیرِ لب حمدِ الٰہی اور شکرِ الٰہی کرنا انعاماتِ الٰہیہ میں مزید اضافہ کا موجب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ وَلَئِنۡ کَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ (ابراہیم:8) کہ اگر تم شکرِ الٰہی کروگے تو مَیں انعامات اور افضال میں اضافہ کرتا چلا جاؤں گا اور اگر ناشکری کروگے تو میرا عذاب بہت

سخت ہے۔ جس قدر اخلاقِ حسنہ کا ذکر قرآن واحادیث اور دیگر کتب میں ملتا ہے یا ماحول میں بسنے والے بزرگوں، ہم عمر دوستوں یا ہم جھولیوں میں دیکھ کر اپنی اصلاح کی طرف ذہن مائل ہوتا ہے۔ وہ تمام انعاماتِ الٰہیہ ہیں۔ جیسے عدل ہے، احسان ہے، ہمدردی خلق ہے، والدین سے حسن سلوک ہے، غرباء کی دیکھ بھال ہے، ہمسایہ اور ماتحتوں سے حسنِ سلوک ہے، ایثار، عفو ودرگزر، عہد کی پاسداری، اصلاح بین الناس، امانت ودیانت، سچائی اور سچی گواہی دینا، پاک دامنی، تواضع وانکساری اور حسن ظنّی کے علاوہ بہت سے اخلاقِ فاضلہ کا حامل ہونا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء وبزرگان کی سیرت کو پڑھنا، اُن کے اخلاق کو اپنے اندر جذب کرنا اور اپنے جسم وبدن کو زرخیز مٹی بنائے رکھنا نعمتِ الٰہی سے کم نہیں تا اِن بزرگوں کے اخلاق واطوار کے نرم ونازک پودوں کو اپنی زرخیز زمین میں لگا کر تعلیماتِ قرآنیہ کے پانی سے اِسے وتر میں رکھنا بھی خدا تعالیٰ کی ایک عنایہ ہے جس پر جتنا بھی اپنے خداوند کریم کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (الاحزاب:22)

کہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

اب دیکھیں! اِس آیتِ کریمہ میں جہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ کو نمونہ قرار دیا ہے اور ساتھ ہی فرمادیا کہ یہ نمونہ اُن لوگوں کے لئے ہے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید میں رہتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ گویا انعاماتِ الٰہیہ کے مضمون کو شکرِ الٰہی سے جوڑ دیا ہے۔ آپؐ کے اخلاق کو اپنانا اس لئے بھی ضروری ہے کہ آپؐ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم:5) کے بلند مرتبہ ومقام پر قائم ہیں۔

سلیقہ گفتگو سیکھو نبیؐ سے
باتیں پُر ہیں جس کی چاشنی سے

حاضرین کرام! جہاں تک شکرِ الٰہی کا تعلق قرآن کریم کے حوالے سے ہے۔ احسان مند ہونے کا فائدہ انسان کو خود ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۔ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ (النمل:41)

کہ جو بھی شکر کرتا ہے تو اپنے نفس کے فائدہ کے لئے کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب یقیناً بے نیاز اور بڑی سخاوت والا ہے۔ اسی مضمون کو سورۃ لقمان میں بیان کیا ہے جب حضرت لقمانؑ اپنے بیٹے کو نصائح فرمارہے ہیں۔ اِن نصائح کی تعداد 13 کے قریب ہے لیکن پہلی بنیادی نصیحت اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے کے متعلق ہے اور یہ شکر محض اپنے نفس کی بھلائی کے لئے ہے۔ اور یہاں سورۃ النمل کے مقابل پر فرمایا کہ جو ناشکری کرے تو یقیناً اللہ غنی اور حمید یعنی صاحب تعریف ہے۔ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۔ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ (لقمان:13) شکر گزاری کی اہمیت، افادیت اور برکات کا اظہار اس سے بھی دوگنا ہو جاتا ہے کہ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو جو نصائح فرمائیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی کتاب قرآن کریم میں محفوظ کیا۔ اُن 13 نصائح میں سے دو دفعہ شکر بجالانے کی نصیحت ہے۔ لقمان آیت 15 میں اللہ کے شکر کے ساتھ والدین کے شکر ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ شاید اِس کی یہ وجہ ہو کہ اللہ تعالیٰ جب کسی شخص کو دنیا میں لانے کا ارادہ کرتا ہے تو ماں باپ کو وسیلہ بنا دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شرک جس کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے جو ناقابل معافی ہے اِس سے قبل شکرِ خداوندی اور والدین کا ممنونِ احسان ہونے کا ذکر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سورۃ لقمان کے تعارفی نوٹ میں بیان فرماتے ہیں۔

”اس کے بعد انسان کو شکر کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے جو اس سورت کریمہ میں ایک مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔ بار بار حضرت لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے کو شکر کی نصیحت فرماتے ہیں۔ بس حضرت لقمانؑ کو جو حکمت عطا ہوئی اس کا مرکزی نکتہ ہی شکرِ الٰہی ہے جس سے ان کی نصیحت کا آغاز ہوتا ہے“

(ترجمۃ القرآن صفحہ 710)

جماعت احمدیہ پر من حیث الجماعت جو برکات اور نعماء نازل ہوتی ہیں۔ وہ گو جماعتی برکات ہیں مگر انفرادی طور پر ہم میں سے ہر ایک کو دُعا کرنے اور شکر ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

سامعین! اِس متاعِ آسمانی کی اتنی زیادہ اہمیت ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اِس کے ثمرات نہیں بتا رہا بلکہ انسان کو شکرِ الٰہی کے حصول کی دعائیں بھی سکھلاتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ (النمل:20)

کہ وہ (یعنی سلیمان) اس کی اس بات پر مسکرایا اور کہا اے میرے ربّ! مجھے توفیق بخش کہ مَیں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جو تجھے پسند ہوں اور تُو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔

پھر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے یہی دعا قدرے معمولی فرق کے یوں سکھلائی۔

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ۔ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (الاحقاف:16)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے توفیق عطا کر کہ مَیں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جن سے تُو راضی ہو اور میرے لئے میری ذرّیّت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً مَیں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ مَیں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

سامعین! شکر ادا کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند بھی ہے اور اس کا حکم بھی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (البقرہ:154)

یعنی پس میرا ذکر کیا کرو مَیں بھی تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

شکر کی ادائیگی کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں، زبان سے ''الحمد للہ'' کہنا بھی اس کی ایک صورت ہے، صرف یہ کہنا کہ ''اے اللہ تیرا شکر ہے'' بھی شکر میں داخل ہے، روزکے دو رکعت نفل پڑھ کر بھی اللہ تعالیٰ کی دن بھر کی عطا کی ہوئی نعمتوں پر شکر ادا کیا جا سکتا ہے، بلکہ تمام عبادات کی ادائیگی درحقیقت اللہ تعالیٰ کے شکر کی ادائیگی میں داخل ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عبادات میں بہت زیادہ مشقت اٹھایا کرتے تھے تو کسی نے کہا کہ آپ کے سارے اگلے پچھلے گناہ (بالفرض اگر ہوتے تو) معاف کر دیے گئے ہیں، پھر آپ کیوں اتنی محنت کرتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا مَیں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟'' گویا ساری عبادات ہی اللہ تعالیٰ کا شکرانہ ہیں۔

سامعین! اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اُس کے افضال پر شکر گزاری اور احسان مندی کا مضمون بہت گہرا اور لطیف ہوتا جاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر کوئی احسان کرے یعنی خدا کا بندا کسی پر احسان کرے تو وہ اس کا جواب جزاکُم اللّٰہُ خَیْرًا کہہ کر دے۔ اِس صورت میں جو اللہ تعالیٰ کی ثناء اُس نے کی وہ بھی شکر کا ایک انداز ہے۔ (ترمذی کتاب البرّ والصّلہ)۔ جزاکُم اللّٰہُ خَیْرًا کہنے سے قبل اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا کرو کیونکہ تم پر احسان کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے ہی مقرر کیا ہے۔

مَیں نے ایک بزرگ کو بہت معمولی رقم کے صدقہ کی رسید کٹواتے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کی دعا کرتے دیکھا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا اپنا اپنا انداز ہے۔ قرآن اور احادیث کی قریباً تمام دعائیں اور اپنی زبان میں موقع و محل کے مطابق دعائیں کرنا اور اپنے خدا پر توکّل کرنا اور قبولیت کے لئے خدا پر بھروسہ کرنا بھی شکرِ خداوندی ہے۔

سامعین! اللہ تعالیٰ کی سچے دل سے شکر گزاری کا ایک بڑا مشہور واقعہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اُن کو دلی کے بالائی والے لڈو بہت پسند تھے۔ کوئی مرید دو لڈو تحفۃً دے گیا۔ آپؒ نے وہ دونوں لڈو سامنے بیٹھے ایک شاگرد غلام علی شاہ کو دے دیے جنہوں نے وہ دونوں لڈو ایک ہی دفعہ کھا لیے جسے حضرت مرزا مظہرؒ نے ناپسند فرمایا اور شاگرد سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ لڈو ایسے نہیں کھاتے۔ چند دنوں کے بعد جب لڈو دوبارہ آئے تو آپؒ نے ان میں ایک لڈو کا چھوٹا سا ٹکڑا توڑ کر منہ میں ڈالا اور ساتھ باآواز بلند سبحان اللہ، سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا اور اپنے آپ کو مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ واہ مظہر جان جاناں! تجھ پر تیرے رب کا کتنا بڑا افضل

ہے۔ یہ کہہ کر پھر سبحان اللہ، سبحان اللہ کا ورد شروع کر دیا اور شاگرد سے پوچھنے لگے کہ یہ لڈو کن کن چیزوں سے بنے ہوں گے؟ جب جواب میں بالائی، میدہ اور کچھ میٹھا سنا تو شاگرد سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ یہ میٹھا کن چیزوں سے بنا ہے؟ کہنے لگے دیکھو! میاں غلام علی! زمیندار راتوں کو اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر کھیتوں میں گیا، اس نے ہل چلایا، پانی دیا، ایک لمبے عرصے تک محنت و مشقت برداشت کی صرف اس لیے کہ مظہر جان جاناں ایک لڈو کھالے۔ پھر تسبیح و تحمید کرنے کے بعد کہنے لگے کہ یہ زمیندار مسلسل چھ ماہ کھیت کو پانی دیتا رہا۔ پھر گنے کو بیلا، بھٹی جلا کر کتنی دفعہ اس نے اپنے آپ کو دوزخ میں جھونکا۔ محض اس لیے کہ مظہر جان جاناں ایک لڈو کھالے۔ پھر میدہ اور بالائی کی تیاری کے مراحل پر روشنی ڈالنی شروع کر دی اور کہنے لگے یہ سارے کام اللہ تعالیٰ نے مختلف لوگوں سے اس لیے کروائے کہ مظہر جان جاناں ایک لڈو کھالے اور پھر سبحان اللہ، سبحان اللہ کا ورد شروع کر دیا۔

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 18-19)

اچھا صاف ستھرا لباس پہننا اور عمدہ رہن سہن اختیار کرنا یعنی خوشحالی کا اظہار بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک ہے اگر تکبّر اور اسراف کا پہلو نہ ہو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی دوست یا عزیز آپ کو تحفہ دے تو اس کا بدلہ ضرور دیا کرو اگر استطاعت نہ رکھتا ہو تو تعریف کے رنگ میں اس کا ذکر کر دے تو اُس نے شکر کا حق ادا کر دیا اور اگر تعریف کا ایک کلمہ تک نہ کہے تو وہ ناشکری کا مرتکب ہو گا۔

(ابو داؤد کتاب الادب)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اس نے کامل اور مکمل عقائد صحیحہ کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بدوں مشقت اور محنت کے دکھائی ہے۔ وہ راہ جو آپ لوگوں کو اس زمانے میں دکھائی گئی ہے بہت سے عالم ابھی تک اس سے محروم ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے اس فضل اور نعمت کا شکر کرو اور وہ شکر یہی ہے کہ سچے دل سے ان اعمال صالحہ کو بجالاؤ جو عقائد صحیحہ کے بعد دوسرے حصہ میں آتے ہیں اور اپنی عملی حالت سے مدد لے کر دعا مانگو کہ وہ ان عقائد صحیحہ پر ثابت قدم رکھے اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے "

(ملفوظات جلد اول صفحہ 95-94 جدید ایڈیشن)

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ بخوبی یاد رکھو کہ جو شخص اپنے محسن انسان کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر نہیں کر سکتا۔ جس قدر آسائش اور آرام اس زمانے میں حاصل ہے اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ریل، تار، ڈاک، ڈاک خانہ، پولیس وغیرہ انتظام کو دیکھو کس قدر فوائد پہنچتے ہیں۔ آج سے 60-70 برس پہلے بتاؤ کیا ایسا آرام و آسانی تھی؟ پھر خود ہی انصاف کرو جب ہم پر ہزاروں احسان ہیں تو ہم کیوں کر شکر نہ کریں"۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 547)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پھر شکر گزاری کے بھی کئی طریقے ہیں۔ اُن طریقوں کو ہمیشہ روزانہ اپنی زندگی میں تلاش کرتا رہے۔ ایک احمدی جو ہے، حقیقی مومن جو ہے وہ شکر گزاری کے ان طریقوں کو تلاش کرتا ہے۔ تو پھر دل میں بھی شکر گزاری کرتا ہے۔ پھر شکر گزاری زبان سے شکریہ ادا کر کے بھی کی جاتی ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے یا کسی دوسرے کی شکر گزاری بھی کرتا ہے تو زبان سے شکر گزاری ہے۔ اور پھر اپنے عمل اور حرکت و سکون سے بھی شکر گزاری کی جاتی ہے۔ گویا جب انسان شکر گزاری کرنا چاہے تو اس کے تمام اعضاء بھی اس شکر گزاری کا اظہار کرتے ہیں یا انسان کے تمام جسم پر اس شکر گزاری کا اظہار ہونا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ جب بندوں کا شکر کرتا ہے۔ یہاں شکر گزاری کا جو لفظ اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال ہوا ہے تو یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری انسان پر انعامات اور احسانات ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری جب انسان کرتا ہے تو ان باتوں کا اسے خیال رکھنا چاہیے کہ انتہائی عاجزی دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا جائے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ سے پیار کا اظہار کرنا اور اس کے پیار کو حاصل کرنے کے لیے کوشش کرنا، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو علم میں لانا۔ ہر فضل جو انسان پر ہوتا ہے اس کو یہ سمجھنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ علم ہونا چاہیے کہ ہر نعمت جو مجھے ملی ہے وہ اللہ کے فضلوں کی وجہ سے ملی ہے۔ یہ احساس پیدا ہونا چاہیے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے۔ پھر اس کے انعامات اور احسانات کا منہ سے اقرار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا، اپنی زبان کو

اللہ تعالیٰ کی حمد سے اس کے ذکر سے تر رکھنا۔ پھر یہ بھی کہ اس کی مہیا کردہ نعمتوں کو اس رنگ میں استعمال کرنا جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے والی ہوں، جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ ان باتوں کے کرنے کے نتیجے میں پھر ایک شکر گزاری حقیقی رنگ میں شکر گزاری بنتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا اس کے نتیجے میں پھر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا یہ ہے کہ وہ اپنے ایسے شکر گزار بندوں کو مزید انعامات اور احسانات سے نوازتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اس طرح شکر گزار ہوگے تو لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ میں تمہیں اور دوں گا، اس کو حاصل کرنے والے بنوگے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13/ جولائی 2012ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اِس متاعِ آسمانی کی حقیقی قدر کرتے ہوئے اپنے اوپر برسنے والی نعماءِ الٰہی کا شکر ادا کرنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

(کمپوزڈ: جہانزیب قریشی۔ بیلجئیم)

✪✪✪✪